ادبیات

غزل

از

(جناب الم مظفر نگری)

کیفِ نغمہ بھی ہے کچھ نالۂ دمساز کے ساتھ وہ کہیں بول رہے ہیں مری آواز کے ساتھ
سلسلہ سوز کا ہر رنگ میں ہے ساز کے ساتھ جلتی ہے شمع بھی پروانۂ جانباز کے ساتھ
جلوہ گر ہیں جو وہ آئے تو اس اعجاز کے ساتھ فتنے اٹھ اٹھ کے پسے ہر قدمِ ناز کے ساتھ
اپنی منزل پہ پہنچتا ہے مثالِ شبنم جو بھی اڑتا ہے یہاں ہمتِ پرواز کے ساتھ
انتظامِ دو جہاں زیر و زبر ہو بھی چکا وہ سنورتے ہی رہے جلوۂ ہر ناز کے ساتھ
سوزشِ داغ بھی موجود ہے زخمِ دل میں لطفِ انجام بھی ہے عشق میں آغاز کے ساتھ
دیکھئے بیکس و ناداں پہ گزرتی کیا ہے دل گیا تو ہے نگاہِ غلط انداز کے ساتھ
زندگی ہی نے تو رکھا مجھے محرومِ وصال پھر بھی اب تک ہوں میں اس تفرقہ انداز کے ساتھ
تابِ نظارہ کی کچھ اور بڑھے گی ہمت کھیلنے دے تو اسے جلوہ گہِ ناز کے ساتھ
بدگمان عشق نہ اندازِ بیاں سے ہو جائے بات کرتے ہوئے ڈرتا ہوں میں ہم راز کے ساتھ
اب تو منزل کے تعین سے بھی آزاد ہوں میں بڑھ گئی اور طلب ہمتِ پرواز کے ساتھ
مل سکے گی نہ تجھے عشرتِ انجامِ وفا دیکھ مشغول نہ ہو لذتِ آغاز کے ساتھ

سب ہیں تاثیر میں ڈوبے ہوئے نغماتِ الم
اس کو نسبت ہے کسی زمزمہ پرداز کے ساتھ